احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 3- جون 2000ء

CPL 61

روزنامہ

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 3- جون 2000ء - 29 صفر المظفر 1421 ہجری - 3- احسان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 124

مصیبت زدہ کی دعا

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصیبت زدہ کو یہ دعا کرنی چاہئے۔

اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس تو مجھے ایک لحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے سارے کام درست کر دینا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

دعا دو قسم کی ہے' ایک تو معمولی طور سے' دوم وہ جب انسان اسے انتہاء تک پہنچا دیتا ہے پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)

ہر ایک کو چاہئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کرلیتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا' مال' اولاد' بیوی بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں-ان کی قدرِ عزت' خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

دعا بڑی زبردست اثر کرنے والی چیز ہے بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچالیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم 205)

قبولیت دعا کا عظیم الشان نشان

مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر انچارج شعبہ زودنویسی (متوفی 15- اکتوبر 1964ء) کی والدہ ماجدہ کی روایت ہے کہ ہم تین بہنوں کے رشتہ کے متعلق خاندان میں سخت اختلاف رونما ہوگیا حتیٰ کہ وہ لوگ جنہیں والد صاحب رشتہ دینا چاہتے تھے انہوں نے ہماری والدہ کے خلاف سرگودھا عدالت میں دعویٰ دائر کردیا اور دھمکی دی کہ اگر یہ لڑکیاں اور ان کی والدہ ہمارے گاؤں موضع جالپ کے قریب سے بھی گذریں تو ہم ان کو زندہ نہیں جانے دیں گے۔ یہ بھی اطلاع ملی کہ فریق ثانی کا ارادہ ہے کہ لٹھ بند ہو کر لڑکیوں کو اٹھا کر لے جائیں۔ گاؤں کے بڑے بڑے لوگوں کو بھی انہوں نے اپنے ساتھ ملا لیا ایک طرف پورا گاؤں تھا دوسری طرف میری والدہ اور دو بہنیں۔ ہر پیشی پر والدہ صاحبہ اپنی بیٹیوں کے ہمراہ اونٹ پر کجاؤں میں بیٹھ کر جاتیں جو نہایت تکلیف دہ چیز تھی وہ ایام اس قدر پرآشوب تھے کہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

ابھی مقدمہ جاری ہی تھا کہ والدہ صاحبہ کو کسی موقع پر خوش قسمتی سے قادیان آنا پڑا۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اپنی درد انگیز سرگذشت بیان کی۔ حضور نے نہایت توجہ کے ساتھ تمام باتیں سنیں اور فرمایا "اچھا ہم دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے" اس دعا کا یہ معجزانہ اثر ہوا کہ اسی پیشی میں جو اس دعا کے بعد ہوئی خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ

مجسٹریٹ نے مقدمہ کو بالکل جھوٹا پاکر خارج کردیا اور پھر دونوں لڑکیوں کے رشتے وہیں ہوئے جہاں والدہ صاحبہ کی خواہش تھی گویا حضرت مسیح موعود کی دعا کی برکت سے نقشہ ہی پلٹ گیا اور تین یکس عورتیں تمام گاؤں کے مخالفانہ ارادوں پر غالب آگئیں۔

(الحکم 28- مئی 1939ء صفحہ 28)

☆☆☆☆☆☆

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 111)

نشان استقامت

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیان اپنی ایک روایت میں برصغیر کے ایک مشہور گدی نشین کے خلیفہ مجاز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جب حضور ظہر کی نماز پڑھ چکے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں نشان دیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھنے والے کے لئے ہر ایک بات نشان ہے۔ اور بے سمجھ کے لئے کوئی چیز بھی نشان نہیں ہو سکتی۔

فرمایا کیا یہ نشان نہیں۔ کہ میں ایک کمزور انسان ہوں۔ اور انواع اقسام کے امراض مجھے لاحق ہیں۔ اور ساری دنیا میری مخالف ہے۔ پھر کیا کوئی ایسی حالت میں افترا کر سکتا ہے۔ کیا یہ نشان نہیں۔ بتاؤ مجھے کون سی ہوس ہے۔ اگر میں جھوٹا ہوتا۔ تو اس حالت سے تنگ پڑ جاتا۔ **میری یہ استقامت کوئی کم نشان ہے۔**"

(الحکم 7۔ اپریل 1936ء)

حضور کا ایک پر معارف پنجابی خطاب

حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب فرماتے ہیں:-

حضور کی عادت تھی۔ کہ حضور لوگوں کے علم کے موافق مثالیں بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جمعہ میں بہت سے جاٹ شامل ہوئے۔ آپ نے ان کے لئے پنجابی میں تقریر کی۔ حالانکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ اس تقریر میں آپ نے ایک لفظ کو ظاہر کرنا چاہا۔ مگر بوجہ لکنت ظاہر نہ کر سکے۔ تب وہ حدیث یاد آگئی۔ کہ مہدی کی زبان میں لکنت ہو گی۔ اس تقریر میں حضور نے یہ مثال بیان فرمائی تھی۔ کہ

دیکھو تم بیل خریدتے ہو۔ لیکن اگر نکما ثابت ہو تو قصابوں کے کام گوشت اور چمڑا آجاتا ہے۔ لیکن اگر انسان نکما ہو تو نہ اس کا گوشت کام آسکتا ہے۔ اور نہ ہی چمڑا۔

پھر فرمایا:-

انسان کو گناہ کر کے مایوس نہ ہونا چاہئے بلکہ توبہ کرنی چاہئے۔ فرمایا۔ پانی کتنا گرم ہو۔ مگر وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ **پس توبہ بمنزلہ پانی کے ہے اور گناہ بمنزلہ آگ کے۔ اس لئے ہر وقت لوگوں کو استغفار کرنا چاہئے۔**

میں نے بہت دفعہ حضور سے کوئی وظیفہ پوچھا۔ تو حضور نے استغفار ہی بتایا۔

(الحکم 7۔ اپریل 1936ء)

مامور آسمانی کی حیرت انگیز شان استغناء

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے قلم سے ایک حقیقت افروز نوٹ:-

"مہاراجہ نابھہ (موجودہ مہاراجہ نابھہ جو معتوب ہو کر جنوبی ہندوستان میں سردار گور چرن سنگھ کے نام سے رہتے ہیں کے والد بزرگوار) ایک مذہبی آدمی تھے۔ اور دوسرے مذہب کے لیڈروں اور ہادیوں کی بھی عزت کرتے تھے ہمارے سلسلہ کے حضرت مولوی محمد عظیم صاحب نابھہ کے رہنے والے تھے مہاراجہ آنجہانی ان کی بھی عزت کرتے تھے۔ غرض مہاراجہ مذکور تک جب حضرت مسیح موعود کا ذکر پہنچا۔ تو اس نے نہایت توجہ اور شوق سے آپ کے حالات سنے۔ اور خواہش کی کہ حضرت مسیح موعود کو نابھہ بلایا جائے۔ نابھہ کی جماعت (جو اس وقت بہت ہی مختصر تھی) کو اس سے بہت خوشی ہوئی اور انہوں نے اس دعوت کو اپنے خیال میں بہت بڑی کامیابی سمجھا لیکن جب حضرت مسیح موعود کے حضور یہ پیغام آیا۔ تو آپ نے **اس پیغام کا رد کر دیا۔ اور فرمایا:- "پیاسا کنوئیں کے پاس جاتا ہے کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔"**

یہ آپ کی شان استغناء تھی۔ آپ خدا تعالیٰ کے مرسل اور برگزیدہ تھے۔ اگر آپ نعوذ باللہ ایک دنیادار شخص ہوتے تو اس دعوت کو بہت بڑی وقعت دیتے۔ لیکن آپ پر یہ حقیقت نمایاں ہوئی کہ اس دعوت کی تہ میں وہ اخلاص نہیں جو خدا کی راہ میں سالک کو ہونا چاہئے اسی لئے آپ نے اسے رد کر دیا۔

خدا تعالیٰ کے محبوب اور پیارے دربار ربانی میں پہنچ کر کسی دنیوی سلطنت کے دربار کی رسائی کے متمنی ہوتے ہی نہیں۔ واقعہ بہت سادہ اور مشہور ہے لیکن حضرت مسیح موعود کی سیرت کا بہت بڑا باب اس میں مخفی ہے۔"

(الحکم 14۔ اپریل 1936ء)

☼ ☼ ☼ ☼ ☼ ☼ ☼

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

تقویٰ کی برکت

کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود

جو متقی ہے اس کا خدا خود نصیر ہے
انجام فاسقوں کا عذابِ سعیر ہے

جڑ ہے ہر ایک خیر و سعادت کی اِتّقا
جس کی یہ جڑ رہی ہے عمل اس کا سب رہا

مومن ہی فتح پاتے ہیں انجام کار میں
ایسا ہی پاؤ گے سخنِ کردگار میں

آخر کوئی تو بات ہے جس سے ہوا وہ یار
بدکار سے تو کوئی بھی کرتا نہیں ہے پیار

ان کے گماں میں ہم بدو بدحال ہو گئے
ان کی نظر میں کافر و دجال ہو گئے

ہم مفتری بھی بن گئے ان کی نگاہ میں
بے دیں ہوئے فساد کیا حق کی راہ میں

پر ایسے کفر پر تو فدا ہے ہماری جاں
جس سے ملے خدائے جہان و جہانیاں

ہوتا ہے کردگار اسی رہ سے دستگیر
کیا جانے قدر اس کا جو قصوں میں ہے اسیر

اے مدعی نہیں ہے ترے ساتھ کردگار
یہ کفر تیرے دیں سے ہے بہتر ہزار بار

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

روایت کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب

تحریر یوسف سہیل شوق صاحب

ہارٹلے پول کا پھول - ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب

مسکراتا تھا ہمیشہ وہ نجیب ابن نجیب
اس کے اخلاق نرالے تھے ادائیں تھیں عجیب

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب زندگی کے ہر پہلو سے ایک مثالی اور ممتاز شخصیت تھے۔ ان کی معاشرتی زندگی، دینی اسلوب، علمی کاوشیں، اخلاقی اقدار بالخصوص ان کا عجز اور انکساری اور معنوی و عملی رنگ میں خاکساری قابل رشک حد تک نمایاں ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کامیابی اور نمایاں حیثیت ایک کامیاب ترین داعی الی اللہ کی تھی جو ان کے حسن اخلاق اور جذبہ ایمانی کی شاندار مظہر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے محبت بھرے اور شفقت سے لبریز اشعار میں ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی شخصیت اور انفرادیت کا نہایت خوبصورت انداز میں اظہار ہے۔ حضور اقدس نے اس خوش نصیب کو "نجیب ابن نجیب" کے خطاب سے نوازا تو وہ زندہ جاوید ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کی کامیاب زندگی کا تذکرہ حضور اقدس کے پیارے الفاظ سے ہم سب کے لئے مشعل راہ بن گیا انہی اشعار مبارک میں محترم ڈاکٹر صاحب کو "ہارٹلے پول کا کنول" اور محبوب، اس کے نرالے اخلاق، عجیب ادائیں، پیکر ضبط، صبر کا شہزادہ، اس کے گرویدہ تھے سب ہر کوئی دلدادہ تھا۔ اس کی مدح میں سمندر کی موجوں کے راگ اور گن گانا، مہمان نوازی، اور آخری مصرعہ "یہ کنول اب نہ کھلیں گے کہیں تالابوں میں" نے محترم ڈاکٹر صاحب کو ممتاز مقام عطا فرمادیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کا یہ سرمایہ حیات ان کے عزیز و اقرباء اور اولاد کے لئے تمام خزائن سے افضل ہے۔

طویل علالت

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب گزشتہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے علیل تھے چنانچہ 1999ء کے اوائل مین انہیں ایک بڑے آپریشن کے تکلیف دہ دور سے گزرنا پڑا لیکن اس باہمت اور صبر و تحمل کے کوہ وقار نے ہمیں یہ احساس بھی نہ ہونے دیا کہ اس بیماری کا بالآخر نتیجہ اختتام زندگی ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ ہم اس حقیقت کا تصور بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ میرے لئے گزشتہ فروری میں یہ بات باعث تعجب اور پریشانی بنی جب ڈاکٹر حمید خان صاحب نے کہا کہ تم ہارٹلے پول آجاؤ۔ میں جانتا تھا کہ انہوں نے کبھی اپنے لئے کسی خواہش یا ضرورت کا اظہار نہیں کیا تھا۔ یہ انداز قابل فکر تھا۔ چنانچہ فوری تیاری کے بعد ایک ماہ کی رخصت پر لندن پہنچا۔ خیال تھا کہ چند روز پیارے آقا کا دیدار کر کے نظروں کی پیاس بجھاؤں گا اور پھر ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی عیادت کے لئے ہارٹلے پول جاؤں گا لیکن لندن میں جب پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو حضور نے فرمایا "حمید کی حالت اچھی نہیں اس لئے تم فوراً ہارٹلے پول روانہ ہو جاؤ۔" یہ 26 فروری 2000ء کا دن تھا اور اس کے ٹھیک تین دن کے بعد ڈاکٹر حمید احمد خاں' ہارٹلے پول کا محبوب' جماعت احمدیہ کا ایک فدائی خادم اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر حیات جاودانی پا گیا۔ اناللہ۔

زندگی کے آخری لمحات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانی محترم ڈاکٹر صاحب کی صحت کا سن کر مجھے ان کی صحت کی تشویشناک حالت کا احساس ہوا۔ یہ حضور انور کی مجھ پر بے حد کرم نوازی تھی کہ حضور نے مجھے فوری طور پر ہارٹلے پول جانے کا ارشاد فرمایا اور یوں مجھے ڈاکٹر صاحب کی زندگی کے آخری تین دن ان کے پاس گزارنے کا موقعہ مل گیا۔ ہارٹلے پول اور ہسپتال جا کر مجھے جو فوری احساس ہوا وہ یہ تھا کہ گھر ہو یا ہسپتال یا آنے جانے والوں کی مہمان نوازی جماعت احمدیہ کی اعلیٰ روایات کا ماحول ہر طرف جاری تھا۔ انگریز احمدیوں نے سارا انتظام اور سارے کام اس طرح سنبھال رکھے تھے کہ ان امور کے لئے میری وہاں ضرورت ہی نہ تھی۔ بالکل ربوہ جیسا ماحول محسوس ہوا وہی جماعتی اخوت اور مشرقی ماحول تھا۔ انگریز احمدی نہایت نظم و ضبط کے ساتھ بیماری کے دوران' پھر وفات اور تدفین تک کے سارے مراحل میں جماعتی رشتہ کی خوبصورت مثال بن کر سامنے آئے۔ ان صبر آزما لمحوں میں لندن کی جماعت کا حسن سلوک اور ان کے ساتھ بریڈ فورڈ اور مانچسٹر کی جماعتوں کی بے مثال ہمدردی قابل تحسین ہے۔ ان کے اظہار تشکر میں مغموم دلوں کی گہرائی سے دعائیں نکلتی ہیں۔

تدفین اور جماعتی روایات

محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بعد 29 فروری کی صبح تدفین کے انتظامات کے لئے محترم بلال ایٹکنسن صاحب اور دیگر انگریز احمدی وہاں پہنچ گئے۔ حیران کن بات یہ نظر آئی کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان سب کو جماعتی تنظیم اور دینی ضروریات کی ساری باتیں پہلے سے سمجھا رکھی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے احمدیوں کے لئے قبرستان کے طور پر ایک قطعہ زمین پہلے سے حاصل کر رکھا تھا۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوئی کہ تدفین کے سرکاری ذمہ دار افسران کو بھی جو کہ احمدی نہیں تھے' ایک احمدی کو دفنانے کے تمام طریق کار کا علم تھا۔ غسل' کفن تدفین وغیرہ ان کو ہر چیز کا علم تھا۔ ہر کام یعنی غسل قبر کی تیاری وغیرہ بالکل اسی طرح ہو رہا تھا جس طرح ہم دینی طریق پر کرتے ہیں۔ دل کو متاثر کرنے والی بات یہ بھی تھی کہ یہ افسران میت کو تدفین کی غرض سے گھر سے ایک اعزاز کی صورت میں کارواں کے طور پر لے گئے۔ ایک انگریز ذمہ دار افسر نے مجھے بتایا کہ انہیں یہ دینی طریق اور اسلوب تدفین مکرم ڈاکٹر صاحب نے ہی بتائے تھے۔

وفات کے بعد انگریز احمدی' انگریز عیسائی اور دیگر اقوام کے لوگ جن میں پاکستان' بنگلہ دیش' انڈیا وغیرہ کے رہنے والے سبھی آئے۔ ہر شخص یہ بات بیان کر رہا تھا کہ مرحوم ایک بہت ہی پیاری شخصیت تھے۔ ہر شخص ان کا گرویدہ معلوم ہوتا تھا۔ بہت سے انگریز اپنے طریق کے مطابق پھول لے کر آئے۔ جنازہ میں جس قدر احمدی شامل تھے اتنے ہی دیگر لوگ موجود تھے جنہوں نے اپنے انداز اور اپنے اپنے طریق کے مطابق اپنے محبوب کے لئے دعا کی۔

علاج معالجہ اور گھریلو انتظامات

محترم ڈاکٹر حمید احمد خاں صاحب کی بیماری کے اس لمبے عرصہ میں حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنا بیشتر وقت ہارٹلے پول میں گزارا۔ اور ڈاکٹر صاحب کے آپریشن سے لے کر ہسپتال میں آخری علالت تک ان کی ہر ضرورت کو خوبصورت اور احسن انداز میں پورا کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ کی وفات کی وجہ سے گھریلو انتظام سے لے کر ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے نہایت مفید خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ایسی ہی خدمات پانچ سال قبل محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ کی صبر آزما اور طویل علالت کے دوران بھی ادا کیں۔ ایسے موقعہ پر ان کی وہاں موجودگی ہم سب کے لئے تسلی کا باعث بنی۔

ہارٹلے پول کے ماحول میں ایمان افزا تبدیلی کی صحیح عکاسی اس وقت نمایاں ہوئی جب میں نے ایک انگریز احمدی مسٹر بلال ایٹکنسن کو ڈاکٹر صاحب کے پاس بیٹھ کر قرآن کریم کی سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتے دیکھا۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ نے یہ نظارہ دیکھا تو بڑی خوشگوار حیرت کا اظہار کیا اور بے ساختہ بولیں یہ ہے ڈاکٹر حمید کی کامیابی۔ ہارٹلے پول میں دعوت الی اللہ کا فریضہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی شرط اول عمل صالح کے ساتھ حسن و خوبی سے ادا کیا۔ اسی کا یہ اعجاز تھا کہ ایک انگریز' انگریزی ملک اور مغربی ماحول میں ایک سچے اور مخلص احمدی کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم نے ہارٹلے پول میں اپنے اخلاق حسنہ اور صالح عمل کے ایسے ہی بہت سے شیریں ثمار اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بلال صاحب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اب ڈاکٹر صاحب کی جگہ ہارٹلے پول کی جماعت کا صدر مقرر فرمایا ہے۔

اسی صورت حال کا دوسرا رخ محترمہ پام صاحبہ بھی تھیں جو اسی ہسپتال میں C.C.U کی میٹرن ہیں وہ ہارٹلے پول کے ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں۔ وہ ربوہ بھی کئی بار آچکی ہیں۔ جتنے دن ڈاکٹر صاحب ہسپتال میں رہے موصوفہ محترمہ اپنی ڈیوٹی کے دوران بار بار ڈاکٹر صاحب کے پاس آتیں۔ اور ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد تو وہیں آجاتیں انہوں نے دن رات ڈاکٹر حمید صاحب کی خدمت کی۔ ڈاکٹر صاحب کی آخری سانسوں کے وقت میں نے دیکھا کہ وہ نم آنکھوں کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو شفقت سے سہلا رہی تھیں۔ محبت اور دلی جذبات کا یہ اظہار سبھی انگریز مرد اور خواتین کرتے رہے۔

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی ابتدائی زندگی

ڈاکٹر حمید احمد خان 23 مارچ 1943ء کو ویرووال افغاناں ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ملک کے بعد ہمارے والد محترم خان عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال نے ماڈل

ٹاؤن لاہور میں کوٹھی حاصل کی۔ بعد ازاں باغ اور زمین کی وجہ سے سمندری میں رہائش اختیار کی۔ لیکن 1951ء میں ہم سب ربوہ میں منتقل ہو گئے۔ محترم والد صاحب نے یہ قدم بچوں کی تربیت کے لئے اٹھایا تھا۔ انہوں نے ربوہ میں رہائش کو ترجیح دی حالانکہ ربوہ اس وقت اپنی آبادکاری کے بالکل ابتدائی مراحل طے کر رہا تھا نہ یہاں بجلی تھی نہ میٹھا پانی تھا گرد آلود آندھیاں اور چٹیل میدان. گرمیوں میں تو نہایت صبر آزما ماحول پیدا کرتے تھے۔ لیکن ہمارے والد صاحب کے سامنے ایک بڑا مقصد یعنی دینی ماحول تھا۔ سمندری کے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کو سمندری سے نہ آنے دیا۔ وہ اس وقت چوتھی جماعت کے طالب علم تھے اس وقت چوتھی جماعت کا وظیفے کا امتحان ہوا کرتا تھا اور ہیڈ ماسٹر صاحب نے کہا کہ اس طالب علم نے چوتھی کے امتحان میں پوزیشن لینی ہے جس سے ان کے سکول کی نیک نامی ہوگی۔ چنانچہ ہماری ساری فیملی ربوہ آگئی اور ڈاکٹر صاحب سمندری کے سکول میں ہی رہے چند ماہ بعد ربوہ آکر ٹی آئی ہائی سکول میں جماعت پنجم میں داخلہ لیا۔

ربوہ آنے کے بعد پہلے پہل ہم محلہ دارالفضل میں رہے پھر 1952ء کے جلسہ کے معاً بعد جب دارالنصر میں ہمارا مکان بن گیا تو ہم وہاں شفٹ ہو گئے۔ اس وقت محلہ دارالنصر کالج سے دریا تک پھیلا ہوا تھا اور ایک ہی محلہ تھا۔ محلہ کی پہلی بیت الذکر ہم نے اپنی والدہ کی ہدایت پر پہاڑی کے سامنے اپنی زمین پر ایک تھڑا بنایا۔ میں اس وقت آٹھویں جماعت میں تھا۔ حمید پانچویں جماعت میں تھا اور نیاز بہت چھوٹا تھا۔ ہم تینوں نے مل کر پہاڑی سے پتھر اکٹھے کئے جو گرمی کی تپش سے ہاتھوں کو جھلس دیتے تھے مگر ہم نے ہمت نہ ہاری اور ان پتھروں کا تھڑا بنا کر اس کے اوپر لپائی کر دی۔ اس تھڑے پر کوئی چھت نہ تھی لہٰذا گرمی کے ایام میں یہاں پر صرف تین نمازیں ہوتی تھیں۔ حمید اور میں دعوت نماز دینے کے بعد انتظار کرنے لگتے کہ شاید کوئی اور بھی نمازی آجائے اور ہمارے ساتھ شامل ہو جائے۔ چند ماہ بعد محترم بھامڑی صاحب اس محلہ میں آئے اور اسی تھڑے پر نماز باجماعت پڑھانے لگے۔ بعد میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی کوٹھی تعمیر ہونے پر وہیں نمازیں پڑھتے رہے کچھ عرصہ بعد بیت الاقبال بنی۔

ڈاکٹر حمید خان صاحب کے بچپن کا ایک واقعہ

ڈاکٹر حمید مرحوم بچپن سے ہی نمازوں کے پابند تھے اور دعاؤں کے اتنے قائل تھے کہ کالج کے ایام میں ایف۔ ایس۔ سی کی تیاری کے لئے رات گئے تقریباً دو تین بجے تک اپنی پڑھائی ختم کرتے تو تہجد کی نماز پڑھ کر سوتے تھے۔ محترم مولانا ابراہیم بھامڑی صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات تہجد کے وقت بیدار ہوئے تو محسوس ہوا کہ دور محلہ دارالعلوم کی طرف سے رونے کی آواز آرہی ہے انہوں نے جا کر دیکھا تو حمید ایک ویران جگہ پر سجدے میں پڑے ہیں اور رو رو کر دعائیں کر رہے ہیں۔ اس وقت حمید کی عمر تقریباً سولہ سترہ برس ہوگی۔ رات کے ویرانے میں اس جگہ سانپوں کی بھی کثرت ہوتی تھی مگر یہ نوجوان اپنے مولیٰ کی یاد میں دنیا و مافیہا سے بے خبر نماز تہجد میں مشغول تھا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ

1952ء کا سال تھا۔ اسی سال ٹی آئی ہائی سکول چنیوٹ سے ربوہ منتقل ہوا تھا۔ اور حمید پانچویں جماعت میں داخل ہوئے۔ اس وقت کے اساتذہ کرام ڈاکٹر حمید احمد خان کی اب بھی تعریف کرتے ہیں' محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی جو اس وقت ہیڈ ماسٹر تھے مکرم ڈاکٹر صاحب کے ہمیشہ مداح رہے۔ دیگر اساتذہ میں محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی الف بھی ڈاکٹر صاحب کی علمی قابلیت کے معترف ہیں ان کا کہنا ہے کہ حمید بڑی محنت سے کام کرتے تھے۔ اسباق کے مکمل نوٹس رکھتے اور بہت خوشخط لکھتے تھے۔

پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن

1958ء میں میٹرک کے امتحان میں جو پورے پنجاب کی سطح پر ہوتا تھا پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر محترم محمد ابراہیم صاحب جمونی تھے۔ اس کامیابی پر محترم ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر تمام اساتذہ نے بے ساختہ خوشی کا جو اظہار کیا وہ مجھے آج بھی یاد ہے اس وقت ربوہ کی آبادی محدود تھی سارا ربوہ اس خوشی میں شریک تھا اور ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں۔

پروفیشنل سٹڈیز میں اعزاز کے ساتھ کامیابی

جب سکول میں ڈاکٹر حمید صاحب کی اچھی پوزیشن آئی تو والد صاحب محترم خان عبدالمجید خاں صاحب نے حضرت مصلح موعود سے مشورہ کیا تو حضرت مصلح موعود نے ارشاد فرمایا کہ اسے پری میڈیکل کالج میں داخل کروائیں۔ ٹی آئی کالج میں اس وقت بیالوجی کا کوئی پروفیسر نہ تھا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو اس وقت کالج کے پرنسپل تھے والد صاحب کو فرمایا کہ بچے کو لے آؤ تو انہوں نے فوراً تعمیل کی جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اس وقت کالج میں بیالوجی کا کوئی پروفیسر نہ تھا۔ حمید اس وقت گھر سے بیالوجی کا لیکچر تیار کر کے آتا اور اپنے کلاس فیلوز کو اکٹھا کر کے خود ہی لیکچر دے دیا کرتا تھا اس طرح دیگر طلباء بھی اس کی تیاری سے مستفید ہوتے۔ ان کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں 1960ء میں ایف ایس سی میں وہ پنجاب بھر میں اول آئے۔ اور اس طرح سے حضرت مصلح موعود کی دعاؤں اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی توجہ اور دعاؤں سے اسے وہ اعزاز جو اسے باہر کے کسی کالج میں ہونے کی وجہ سے ملتا یہیں حاصل ہوگیا۔

ان کے ایف ایس سی میں پنجاب بھر میں اول آنے پر اس وقت کے بڑے اخبارات یعنی پاکستان ٹائمز اور نوائے وقت کے علاوہ دیگر اخباروں میں خبر کے ساتھ اس کے فوٹو بھی شائع ہوئے۔

ربوہ میں خوشی کا سماں

ٹی آئی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ریڈیو پر حمید کے F.Sc. میں اول آنے کی خبر ننگے سر اور پاؤں میں سلیپر پہنے تقریباً دوڑتے ہوئے ہمارے گھر پہنچے۔ اسی طرح اس وقت کے پرنسپل حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جو اس وقت ایبٹ آباد گئے ہوئے تھے وہیں سے آپ نے مبارکباد کا تار دیا۔

اہل ربوہ کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ دوسروں کی خوشی میں برابر شریک ہوتے ہیں اور غم بھی اسی طرح بانٹ لیتے ہیں جیسے کہ ایک خاندان کے افراد ہوں۔ حمید کی ہر نمایاں کامیابی پر اہل ربوہ خوشی کے ساتھ مبارکبادیں دیتے اس کیفیت سے ہماری خوشیوں میں مزید اضافہ ہوتا۔ بعض ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آئے جو آج بھی ذہن پر نقش ہیں۔

میڈیکل کالج میں اعزاز

اپنی باکمال صلاحیتوں کے باوجود دوسروں کے لئے تحقیر نہ تھی ہر ایک کو معزز جانا اور دوسروں کے سامنے انکساری طبعی اور فطری تھی۔ F.Sc کرنے کے بعد انہوں نے ڈاکٹر بننے کے لئے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ ان کے پنجاب بھر میں F.Sc میں اول آنے کے اعزاز کی وجہ سے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل صاحب نے خط لکھا کہ ان کی خواہش ہے کہ حمید ان کے کالج میں داخل ہوں۔ اس معروف کالج سے یہ پذیرائی ہر ایک کے لئے خوشی اور اللہ تعالیٰ کی بے انتہا حمد کا ذریعہ بنی۔ آپ نے میڈیکل کالج میں بھی پروفیشنل سٹڈیز کا معیار برقرار رکھا پھر کہا کہ اظہار تشکر کے طور پر وہ فضل عمر ہسپتال میں ایک سال خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

ہاؤس جاب کے لئے نیویارک امریکہ کا انہوں نے انتخاب کیا اور اس کے بعد فیصلہ کیا کہ ایم آر سی پی کے لئے انگلینڈ جائیں۔ انگلینڈ پہنچ کر تقریباً ایک سال کے قلیل عرصہ میں MRCP کی اعلیٰ ڈگری بھی حاصل کر لی۔ بعض ہسپتالوں میں تھوڑا تھوڑا وقت دینے کے بعد آخرکار انہوں نے ہارٹلے پول میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

سٹوڈنٹ شپ کے معمولات

حمید احمد خان کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ انہوں نے نہایت صاف ستھری زندگی گزاری۔ ان کے دوستوں کا حلقہ محدود تھا۔ بااخلاق اور سنجیدہ لڑکے ہی ان کے دوست ہوتے تھے۔ صرف اچھی محفل میں بیٹھتے تھے کبھی وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ اس دور میں بھی ان کی زندگی کی اہم ترین بات یہ تھی کہ وہ سچائی پر ہمیشہ کاربند رہے۔ یہ بات ان کی ساری زندگی کے جملہ محاسن و محامد پر حاوی رہی۔ انتہائی ذہین اور توجہ سے کام کرنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے اوقات کی تقسیم اس طرح کر رکھی تھی کہ کبھی لگتا ہی نہ تھا کہ وہ کسی اعلیٰ معیار کا طالب علم ہے۔ گھر کے کاموں کے علاوہ دینی کاموں میں حصہ لینا ان کا روز کا معمول تھا۔

عمومی معمولات زندگی

اطفال اور پھر خدام الاحمدیہ ساری تنظیموں کے پروگراموں میں مستعدی کے ساتھ حصہ لیا کرتے تھے۔ فٹ بال کے بھی اچھے کھلاڑی رہے دوسروں کے ساتھ معاملات میں انتہائی دیانت دار تھے۔ اپنا حق دے کر بھی دوسروں کی خیر خواہی کرتے تھے۔ مگر ساتھ یہ خوبی بھی تھی کہ کسی سے اس نیکی اور بھلائی کا تذکرہ کبھی نہیں کرتے تھے یہ وصف بھی ان میں دیگر اعلیٰ اقدار کے ساتھ شامل تھا۔ ڈاکٹر حمید صاحب نے ہمیشہ متنازعہ امور سے اجتناب کیا کبھی کسی کے ساتھ تنازعہ نہ کیا اور نہ ہی کبھی کسی نے ان کے بارہ شکایت کی۔ وہ خوش مزاج مگر خاموش طبع انسان تھے۔ لوگوں سے ان کی صلاحیت اور ذہنی سطح کے مطابق گفتگو کرتے۔

شادی

ڈاکٹر حمید احمد خان کی شادی 31 جنوری 1969ء کو ہوئی ان کی اہلیہ سلسلہ کے خدا رسیدہ بزرگ اور عالم دین حضرت مولانا عبدالمغنی صاحب کی نواسی اور بریگیڈیئر وقیع الزمان خاں صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ شادی کی تقریبات میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث' خاندان حضرت اقدس کے علاوہ ربوہ کے بزرگان نے شرکت فرمائی۔

انگریزوں سے دوستی ہارٹلے پول میں جماعت کا قیام

ڈاکٹر حمید احمد خان اور ان کی اہلیہ ساجدہ حمید صاحبہ کو ہارٹلے پول میں انگریزوں پر مشتمل جماعت احمدیہ قائم کرنے میں جو غیر معمولی

کامیابی حاصل ہوئی اس کے پیچھے ڈاکٹر حمید صاحب کی گہری محنت اور ان کا صالح عمل کردار شامل تھا۔ انہوں نے انگریزوں کی فطرت کا بہت باریکی سے مطالعہ کیا تھا۔ وہ انگریزوں کو اس وجہ سے پسند آئے کہ انگریز قوم اصول پسند اور سچائی کو اہمیت دیتی ہے اور یہ خوبیاں ڈاکٹر صاحب میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اس طرح وہ انگریزوں کے بہت قریب ہو گئے اور انہیں فطری طور پر مانوس اور بے تکلف ماحول میسر آگیا۔

ایک انگریز جو بالآخر احمدی ہو گئے انہوں نے بتایا کہ وہ ڈاکٹر حمید کو کئی سال دیکھتا رہا ان کی زندگی کے اصول، اخلاق اور زندگی کے ہر پہلو میں ان کی Fairness کو دیکھتا رہا روزمرہ زندگی میں ڈاکٹر حمید صاحب جس سچائی، صفائی اور نیکی پر قائم تھے اس کا گہرا مطالعہ کرتا رہا۔ آخر مجھے اندر ہی اندر خاموشی سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ جس مذہب پر ڈاکٹر حمید صاحب قائم ہیں وہ یقیناً ایک بہت ہی اچھا نمونہ ہے۔ چنانچہ جونہی ایک دن ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے دین حق کے موضوع پر بات کی اور احمدیت کا پیغام پہنچایا تو میں تو جیسے منتظر ہی بیٹھا تھا کہ کب ڈاکٹر صاحب بات کریں اور کب میں اس کو قبول کروں چنانچہ میرے لئے کوئی رکاوٹ نہ تھی اور میں نے فوراً احمدیت قبول کرلی۔

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے گھر کے بیچ میں ہی ایک بہت بڑا گیراج جماعتی مرکز کے طور پر وقف کر رکھا تھا جس میں نمازیں ہوتی تھیں ایک لائبریری بھی وہاں قائم ہے۔ جمعہ اور ڈش کا انتظام بھی یہیں ہے اس کے علاوہ مختلف جماعتی تقریبات بھی یہیں ہوتی ہیں۔ عورتوں کے لئے الگ انتظام ہے۔ اس دینی مہم میں ڈاکٹر حمید احمد خان کی بیگم ساجدہ حمید صاحبہ مرحومہ کا بھی اہم حصہ ہے۔ خواتین کی مجالس کو وہ مخاطب ہوتی تھیں اور رابطے کرتی تھیں جبکہ مردوں سے رابطے اور مجالس ڈاکٹر صاحب خود کرتے تھے اور ان دوستوں کو ان کے معیار کے مطابق معلومات میسر کرتے۔

دعوت الی اللہ کا انداز

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب بہت سلجھے ہوئے انسان تھے اور طبیعت میں انکساری تھی حتیٰ کہ بعض اوقات اپنے اوپر ہونے والے وار دوسروں کو محسوس تک نہ ہونے دیتے تھے۔ دوسرے کے مزاج کو سمجھنا اور اس کے مطابق اپنا سلوک اور رویہ رکھنا، پڑھے لکھے، ذہین اور مہذب معاشرے کے معیار اور ضروریات کے مطابق بات کرنا یہ ان کی خاص بات تھی۔ انگریزوں کو منافقت اور تصنع سے پاک بااصول زندگی کے اسلوب پیش کئے اس کے ساتھ انگریز دوست ان کی عملی زندگی میں دیانت سچائی کو دیکھتے تھے۔ ان کی دھیمی گفتار، خوش مزاجی اور پھر خداداد ذہانت جسے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود اور خلفائے کرام کے ارشادات نے مزید جلا بخشی تھی۔ دلائل پیش کرنے کا انداز اپنی فطرتی خوش مزاجی کے ساتھ دلکش تھا اور پرکشش تھا۔ وہ پورے دن کے پیشہ ورانہ معمولات کے بعد رات کو مہمانوں کو اپنے گھر بلاتے۔ رات گئے تک ان کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا۔ میرا تاثر یہ ہے کہ جس نے بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر لمبی سٹنگ کی وہ جماعتی نظریات اور اصولوں کا قائل ہو گیا۔ بعد ازاں جب ایم ٹی اے کا سلسلہ شروع ہوا اور اس سے قبل حضور کے خطبات کے انگریزی تراجم میسر آنے شروع ہو گئے تو ان کا کام بہت آسان ہو گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے انداز دعوت الی اللہ کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ کسی طرف سے کوئی مخالفت کی آواز نہ اٹھی۔ نہایت خاموشی۔ حکمت اور موعظہ حسنہ سے انہوں نے انگریز نو احمدیوں پر مشتمل جماعت قائم کردی۔

مہمان نوازی کا غیر معمولی وصف

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب کی دعوت الی اللہ کی ایک اہم خوبی ان کی مہمان نوازی کی غیر معمولی صفت بھی تھی۔ ان کی اہلیہ محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ اس معاملہ میں ان کی دست و بازو بنی رہتی تھیں۔ جتنے بھی مہمان آتے ان کے ساتھ مہمان نوازی کا بھرپور اظہار ہوتا تھا۔ مغربی معاشرے میں چونکہ یہ انوکھی بات تھی لہٰذا اس سے بھی انگریز غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے۔ ان کی اس صفت کا ذکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر فرمایا ہے۔

تربیت کا اہم مرحلہ

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے اپنی اہلیہ صاحبہ کے تعاون سے دعوت الی اللہ کے میدان میں جو کامیابی حاصل کی اس کو پختہ کرنے سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہوئے۔ جوں جوں انگریز احمدی ہوتے گئے ان کی تعلیم و تربیت کا کام ساتھ ساتھ کرتے گئے۔ ان کو قرآن مجید پڑھنا سکھایا حضرت مسیح موعود کی کتب جن کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے ان کتب کا مطالعہ کروایا یا دیگر دینی روایات و اسلوب سے واقف کرایا۔ جماعتی نظام کا گہرا شعور دیا۔ چنانچہ اس وقت ہارٹلے پول کی جماعت کے چند انگریز احمدی تو اتنا گہرا دینی علم رکھتے ہیں کہ خطبہ جمعہ بھی دیتے ہیں۔ ان میں بلال صاحب خصوصاً نمایاں ہیں اور خطبہ میں قرآن کریم کی تفسیر اکثر بیان کرتے ہیں۔

1984ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن میں ہجرت کے بعد انگریز نو احمدیوں کی بڑی تیزی سے دینی ترقی شروع ہو گئی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے قریباً تیس سال کی محنت سے یہ جماعت قائم کی ان کے گھر میں پانچوں نمازیں باجماعت ہوتی ہیں۔ گرمیوں میں جبکہ سورج صبح تین بجے طلوع ہوتا ہے عین وقت پر نماز فجر ادا کی جاتی ہے ڈاکٹر صاحب خود نماز پڑھایا کرتے تھے ان کی بیماری میں ان کے داماد سید ہاشم صاحب نماز پڑھاتے رہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے احمدی انگریزوں کی بھرپور تربیت کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر کا موثر ذریعہ ہی استعمال کیا۔ اور دعوت الی اللہ کے کام کو آگے بڑھایا۔

اولاد

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب اور ساجدہ حمید صاحبہ کے دو بیٹے اور دو ہی بیٹیاں ہیں۔

سب سے بڑی بیٹی امۃ الشکور طیبہ صاحبہ اہلیہ سید ہاشم شاہ صاحب۔ ساجدہ حمید کے بعد اب ان کی اس بیٹی نے دعوت الی اللہ کا کام سنبھال لیا ہے۔

فرید احمد خاں صاحب یہ ڈینٹل سرجن ہیں آجکل لندن میں سپیشلائزیشن کر رہے ہیں۔

منورہ دردانہ صاحبہ اہلیہ عبدالصبور خاں صاحب یہ ہارٹلے پول کے ہسپتال میں سرجن ہیں۔

عابد وحید خان صاحب ابھی پڑھ رہے ہیں۔

اکابرین جماعت اور عزیز واقارب سے تعلق

محترم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت میں ایسی کشش تھی اور ان کے حسن سلوک اور مہمان نوازی کا ایسا چرچا تھا کہ اگرچہ ہارٹلے پول لندن سے 270 کلومیٹر دور ہے لیکن انگلینڈ آنے والے جماعتی وفود کے ارکان اور ڈاکٹر صاحب کے عزیز واقارب اپنے دورے کو اس وقت تک نامکمل سمجھتے تھے جب تک کہ وہ ہارٹلے پول کا دورہ نہ کریں۔ ان کے ہاں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد اکثر و بیشتر آتے رہتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب بھی ہمیشہ بڑی خوشی سے ذکر کرتے تھے کہ سلسلہ کے اکابرین اور خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد ان کے ہاں آتے ہیں اسی طرح اقرباء بھی آتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا کام تھا کہ مہمان آتے تو سب بچوں کو اپنے ساتھ مہمانوں کی خدمت پر لگا دیتے تھے۔ ان کا مقولہ تھا کہ مہمان ہمیشہ حق پر ہوتا ہے اگر کوئی شکایت ہو تو مہمان ہمیشہ حق بجانب ہوتا ہے۔ یہ مقولہ انہوں نے دراصل ہمارے والد خان عبدالمجید خاں صاحب سے لیا تھا قریبی عزیز خصوصاً والدہ کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے والدہ کوئی اشارہ بھی کردیں تو فوراً تعمیل کرتے۔ اس وجہ سے والدہ صاحبہ بھی سال کا بیشتر حصہ انہی کے پاس گزارتی تھیں۔

اس کے علاوہ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ان کے پاس قیام فرما رہتیں۔ ان کی شادی کے بعد تو ان کا احترام گویا ڈاکٹر صاحب نے اپنے اوپر فرض کرلیا تھا ہر طرح سے ان کی خیر خواہی اور سہولت و ضرورت کا خیال رکھتے تھے۔ جب سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے شادی طے پائی اور ڈاکٹر حمید صاحب کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خواہش تھی کہ ڈاکٹر حمید بھی اس شادی میں شامل ہوں۔ وقت بہت کم تھا مگر بہرحال ڈاکٹر صاحب اس شادی میں شامل ہو گئے اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بہت خوش ہوئے اور ڈاکٹر حمید صاحب سے فرمایا کہ پہلے یہ تمہاری چھوٹی بہن تھیں اب بڑی ہیں۔

خلفائے کرام سے عقیدت

ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گہری عقیدت اور محبت کرتے تھے اور احترام کے پہلو کو ہمیشہ مدنظر رکھتے تھے۔ خلافت سے ان کی وابستگی مثالی تھی اور خلفاء کرام کا عزت و احترام ایسا رچا ہوا تھا کہ انہوں نے اپنی ذات کی بالکل نفی کردی تھی۔ اپنی نجی محفلوں میں بھی اس کا اکثر ذکر کرتے کہ جب بھی حضرت صاحب کا کوئی حکم یا ارشاد موصول ہو جائے تو اسے حرف آخر خیال کرنا چاہئے اور فوری عمل کرنا چاہئے۔ یہ وہی اسلوب تھا جو ہمارے والد نے اپنی اولاد کی تربیت میں ان کے دل و دماغ میں نقش کیا۔ ہارٹلے پول میں ان کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ان کے پاس تشریف لاتے۔ جب بھی خلفاء کرام کی آمد کی اطلاع ملتی خوشی سے دیوانہ ہو جاتے۔ اور اپنی اس خوشی میں ہمیں بھی فون کرکے شامل کر لیتے تھے اور گھر والوں کو دعا کی تاکید کرتے کہ اللہ تعالیٰ خلفائے کرام کی شان کے شایان خدمت کا موقع عطا فرمائے۔ جب ان بابرکت ہستیوں کی آمد ہوتی تو اپنے بچوں کو ساتھ لے کر پہلے سے صاف شدہ گھر کی ایک بار پھر صفائی شروع کر دیتے۔ کمروں کے علاوہ باتھ روم کی صفائی اپنے ہاتھ سے کرتے اور صرف انگریز صفائی کرنے والوں پر انحصار نہ کرتے بلکہ اپنے ہاتھ سے جب تک صفائی میں حصہ نہ لیتے ان کو تسلی نہ ہوتی تھی۔ بیشتر مواقع پر حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ بھی ان کی ممد اور معاون ہوتیں اور خدمت کی اس سعادت سے فیض یاب ہوتیں۔

ضرورت مندوں کی امداد

ڈاکٹر حمید احمد خان کی زندگی کا ایک اور نمایاں وصف ضرورت مندوں کی امداد تھا۔ اپنے جاننے والوں، ضرورتمندوں، عزیز و اقرباء کی امداد بڑی خاموشی سے کر دیتے اور اس کا بھی کسی سے اظہار نہ کرتے تھے۔ بعض دفعہ تو بڑے عرصہ کے بعد جا کر ہمیں علم ہوتا کہ انہوں نے فلاں کی مدد کی تھی ایک دو دفعہ ایسا ہوا کہ ان

کے کچھ پیسے ربوہ میں پڑے ہوئے تھے مجھے کہا کہ فلاں شخص کو دے دو اور کبھی یہ کہتے کہ میری طرف سے صدقہ دے دو میں پوچھتا کہ کتنے دے دوں تو کہہ دیتے کہ جتنے پڑے ہوئے ہیں سارے دے دو۔ رکھ کر کیا کرنے ہیں۔ وہ رقم ہزاروں میں ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے' اپنی بخشش کی چادر میں لے کر اعلیٰ علیین کے مقام پر پہنچائے۔ ہارٹلے پول میں انگریز مخلص احمدیوں پر مشتمل جو باغ انہوں نے لگایا ہے خدا کرے کہ وہ باغ ہمیشہ پھلتا اور پھولتا رہے اور ان مخلص انگریز نو احمدیوں جیسے بے شمار پھل احمدیت کی جھولی میں گرتے رہیں جس سے ہارٹلے پول شہر میں ان کی یاد تا قیامت زندہ رہے۔ آمین۔ وہ ہر حال میں تجھ سے خوش رہا اور ہمیشہ تیری رضا کی راہوں پر چلا اے خدا تو بھی اس سے خوش ہو جا۔ آمین۔ اے خدا ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

اطلاعات و اعلانات

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سالوں میں (دین حق) نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔"

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ

"ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امراء و صدر صاحبان مربیان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین' ہونہار اور خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد اگست میں ہو گا امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر/ صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں تاکہ ضروری کارروائی مکمل کی جائے اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ سے اطلاع دیں۔

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

علمی تقاریب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی

○ شعبہ صنعت و تجارت کے تحت جاری کمپیوٹر کلاس کے پہلے دو BADGES کی تقریب تقسیم اسناد 11۔ اپریل کو منعقد ہوئی جس میں پہلے BADGE کے 10 اور دوسرے کے 13 طلباء کو سندات دی گئیں۔

○ نظامت تربیت برائے نومبائعین کے تحت 21۔ اپریل کو ربوہ کے نومبائعین کے تقریری مقابلے کروائے گئے۔

8۔ مئی کو مجلس مقامی کے ہال میں علمی سیمینار منعقد ہوا جس میں 257 خدام شریک ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ مطلوب ہے

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب نے 1949ء میں موضع رہانہ ساہو ضلع ملتان سے وصیت کی تھی۔ وصیت کرنے کے بعد انکا دفتر ہذا کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ اگر وہ یہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے بارے میں کسی دوست کو علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔ انکا وصیت نمبر 12511 ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ تنویر مقبول صاحبہ بنت مکرم مقبول احمد صاحب ساکن دارالنصر شرقی نے امسال کلاس پنجم کے بورڈ کے امتحان میں 176/200 نمبر حاصل کرکے ربوہ مرکز میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(نظارت تعلیم)

○ مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ ضلع لودھراں لکھتے ہیں ہمارے ضلع لودھراں کے ایک ہونہار طفل عزیزم محمد ظفراللہ ولد مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب مرحوم جو کہ عبدالرحمان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 366/W.B کے پوتے ہیں نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے بورڈ کے امتحان میں 793/900 نمبر لے کر ضلع بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے نیک لائق اور خادم دین بنائے۔

○ عزیز عطاء السمیع انور ولد چوہدری عبدالمجید صاحب (سینئر ہیڈ ماسٹر) نے امسال گورنمنٹ ہائی سکول جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی کلاس ہفتم میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسی طرح اس عزیز کی چھوٹی بہن رابعہ انور نے بھی برکت ماڈل سکول جڑانوالہ کی کلاس چہارم میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ دونوں بچے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے ان ہر دو واقفین بچوں کے لئے مزید کامیابیوں دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو جڑانوالہ شہر ضلع فیصل آباد

○ مورخہ 2000-4-30 کو جڑانوالہ شہر سے مکرم ماسٹر عبدالمجید صاحب سیکرٹری وقف نو اور دو دیگر خدام مکرم منیب احمد صاحب اور مکرم عبدالاعلیٰ صاحب کی زیر نگرانی 59 اراکین پر مشتمل واقفین نو کا وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 19 واقفین نو 10 والد 15 مائیں اور 15 دیگر افراد شامل تھے۔

اپنے قیام کے دوران وفد نے مکرم رانا عزیز اللہ خاں مربی سلسلہ وقف نو کی زیر قیادت نمائش۔ بیت الاقصیٰ دیکھی بعد ازاں دفتر وکالت وقف نو میں محترم سید قمر سلیمان صاحب وکیل وقف نو نے بچوں کا جائزہ لیا اور نصائح فرمائیں نیز واقفین نو کو غباروں اور پنسلوں کا تحفہ دیا۔ واقفین نو بچوں نے دفتر لجنہ اماء اللہ کی سیر کی۔ بعد دوپہر وفد نے حضور انور کے باغ کی سیر کی۔ اور خوب لطف اٹھایا۔

بعد عصر MTA کے دفتر میں MTA کے پروگرام کے لئے ریکارڈنگ کی گئی جس کی میزبانی محترم مربی سلسلہ جڑانوالہ نے کی۔ بعد ازاں وفد نے بہشتی مقبرہ کی زیارت کی۔ رات کے کھانے کے بعد وفد ربوہ کی شاندار یادیں لئے ہوئے بذریعہ بس جڑانوالہ واپس روانہ ہو گیا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

TECHNICAL MAGAZINE INTL. ASSOCIATION OF AHMADI ARCHITECTS AND ENGRS.

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ٹیکنیکل میگزین 99-1998ء پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں میگزین کے اگلے شمارے کو خوب سے خوب تر رنگ میں شائع کرنے کی توفیق دے۔ آمین اگلے میگزین کے لئے ابھی تک بہت کم مضامین موصول ہوئے ہیں تمام آرکیٹکٹس' انجینئرز اور اہل علم و قلم احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ اس میگزین کے لئے جلد از جلد مضامین مع تعارف مضمون نگار بھجوائیں تاکہ میگزین بلا تاخیر شائع ہو سکے۔

خاکسار محمود مجیب اصغر صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی معرفت IAAAE بلڈنگ عقب گولبازار ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی نے مندرجہ ذیل انجینئرنگ بیچلرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ کمپیوٹر سائنس و انجینئرنگ 2۔ الیکٹرانکس 3۔ انجینئرنگ سائنسز۔ 4۔ میکینکل۔ 5۔ میٹالرجی و میٹیریل انجینئرنگ۔

تعلیمی قابلیت میں F.Sc کم از کم 60 فی صد نمبروں کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ ادارہ سے 600 روپے کے عوض دستیاب ہیں داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ یہ ٹیسٹ اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی۔ پشاور کوئٹہ میں ہو گا۔

ادارہ ٹوپی۔ صوبہ سرحد میں واقع ہے۔

ٹیلی فون:۔ 71858 (0938)

(نظارت تعلیم)

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو گجرات شہر

○ مورخہ 2000-4-29 کو گجرات شہر کے واقفین نو کا ایک وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ جس میں 10 واقفین نو 6 والدین اور 3 دیگر افراد شامل تھے۔

وفد نے اپنے قیام کے دوران ربوہ کے قابل دید مقامات کی سیر کی۔ اگلے دن دفتر وکالت وقف نو میں مکرم وکیل صاحب وقف نو نے بچوں کا جائزہ لیا بچوں اور والدین کو نصائح کیں بعد ازاں وفد کو نمائش صد سالہ جوبلی دکھلائی گئی۔ نیز دفتر لجنہ اماء اللہ اور خلافت لائبریری کا تعارف کروایا گیا۔ بعد دوپہر وفد ربوہ کی ایمان افروز یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہوگیا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری عزیزہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی ناصر احمد صاحب لنڈن کلاتھ اوکاڑہ گذشتہ دنوں گیس سلنڈر لیک ہونے کی وجہ سے جل گئی تھیں مورخہ 26۔ مئی 2000ء کو صبح اتفاق ہسپتال میں بعمر 50 سال انتقال کر گئیں۔ آپ کی بچی عزیزہ نزہت بھی ایک ہفتہ قبل اسی حادثہ کی وجہ سے جان بحق ہو گئی تھی۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کا جنازہ اسی روز بعد از نماز عصر مکرم اقبال احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے 4 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحومہ خلیق ملنسار اور ہمدرد تھیں احباب بلندی درجات کے لئے اور اس خاندان کو جو دوہرے صدمے سے دوچار ہوا ہے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ محترم چوہدری غلام احمد ونگ صاحب مورخہ یکم مئی 2000ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد حیدر آباد میں انتقال فرما گئے۔

آپ خدا کے فضل سے واقف زندگی تھے اور لمبا عرصہ آپ کو سندھ میں تحریک جدید کی زمینوں پر بطور مینجر خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً 80 برس تھی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری جاوید احمد بسل صاحب امیر ضلع جماعت احمدیہ عمر کوٹ ہیں۔ 2۔ مئی کو آپ کی میت حیدر آباد سے ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی۔ اللہ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ مورخہ 3۔ مئی کو تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی اور تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

○ مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ واستاد جامعہ کے ماموں وسسر مکرم صباح الدین صاحب اعوان سابق مینجر U.B.L ابن چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم (واقف زندگی مینجر محمد آباد اسٹیٹ) دس سال علیل رہنے کے بعد مورخہ 2000-5-22 بروز سوموار بغرض علاج کراچی جاتے ہوئے شام ساڑھے سات بجے راستہ میں بعمر 51 سال اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی میت اگلے دن صبح سات بجے کنری لائی گئی نماز عصر کے بعد جنازہ ادا کیا گیا۔ اس کے بعد مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی آپ مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ امیر جماعت بھی رہے۔ قائمقام امیر ضلع بھی رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی بلندی درجات اور رلواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

رابطے کے لئے فون نمبر :023651-690

پوسٹل ایڈریس: فضیل فلور مل عمر کوٹ روڈ کنری (سندھ)

شکریہ و درخواست دعا

○ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد غضنفر مرحوم مربی سلسلہ مکان نمبر 15/55 دار العلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے جواں سال اکلوتے بیٹے عزیزم بشارت احمد انسپکٹر تحریک جدید کی اچانک وفات پر جس طرح بکثرت احباب و خواتین نے خود تشریف لا کر اور بذریعہ فون و خطوط ہمارے غم میں شرکت کی اس پر ہم سب بہت ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

درخواست دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوہ اور بچیوں کا خود متکفل ہو جائے اور ہر دم ان کا حامی و ناصر ہو (آمین)

چار ماہ قبل خاکسار کے شوہر محترم اقبال احمد غضنفر صاحب مربی سلسلہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے تھے۔ اس وقت بھی اندرون اور بیرون ملک سے احباب و خواتین نے خود تشریف لا کر اور بذریعہ فون ہمارے غم میں شرکت کی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو بھی جزائے خیر دے۔

تقریب شادی

○ مکرم محمد ادریس صاحب معلم وقف جدید اور ان کے بھائی مکرم عتیق الرحمان صاحب ابن مکرم محمد انور صاحب کی تقریب شادی 8۔ مئی 2000ء کو منعقد ہوئی۔ بارات معراج پورہ چک 40 ضلع شیخوپورہ سے ہارون آباد گئی۔ جہاں مکرم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر نے نکاح پڑھا۔ مکرم محمد ادریس صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم رشید اختر صاحب بعوض مہر تیس ہزار روپے اور مکرم عتیق الرحمان صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ علیتہ العلیم صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق صاحب بعوض مہر تیس ہزار روپے پڑھا۔ اگلے روز معراج پورہ چک 40 ضلع شیخوپورہ میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتے جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی صدر کا دورۂ چین ناکام

بھارتی صدر کے آر نارائن کا دورۂ چین ناکام ہو گیا۔ چین نے سلامتی کونسل میں مستقل رکنیت حاصل کرنے کیلئے بھارت کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم چین کے صدر جیانگ زیمن نے بھارتی صدر سے ملاقات میں کہا کہ چین اور بھارت علاقائی اور عالمی معاملات پر ایک دوسرے سے تعاون کریں تو دونوں دنیا میں عالمی طاقت کے طور پر ابھر سکتے ہیں۔ بی بی سی نے بھارتی صدر کے دورے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین کا موقف بھارت کیلئے ایک بڑا دھچکا ہے۔ کیونکہ بھارت اس سے پہلے رکنیت کے معاملے پر امریکہ' فرانس' اور برطانیہ کی حمایت حاصل کر چکا ہے۔

روسی صدر کا طیارہ تباہ کرنے کی کوشش

روس کے صدر ولادی میرپوٹن کے طیارے کو دھماکے سے اڑانے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ نامعلوم افراد نے ایکاٹن برگ کے ہوائی اڈے سے پرواز کرنے والے مسافر طیارے میں دھماکہ خیز مواد رکھ دیا۔ کسٹمز حکام نے اسے تلاش کر کے ناکارہ کر دیا روسی صدر نے کہا ہے دہشت گردوں کو کچل دیں گے سرحدی چوکسی بڑھا دی گئی ہے۔ گاڑیوں کی سخت چیکنگ کی جارہی ہے۔

طالبان کا ازبکستان کو انتباہ

طالبان نے ازبکستان کو انتباہ کیا ہے کہ فضائی حدود کی خلاف ورزیوں کے سنگین نتائج برآمد ہونگے۔ ازبک جیٹ طیاروں نے دو دن میں تین بار شمالی علاقے میں گھسنے کی ناکام کوشش کی۔ طالبان کے ترجمان نے بتایا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو خط کے ذریعے خلاف ورزیوں سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ فضائی حدود کی خلاف ورزیاں افغانستان میں روسی حملے کی دھمکیوں کے بعد ہوئیں۔

زمبابوے میں سفید فام زمیندار ہلاک

زمبابوے میں ایک اور سفید فام زمیندار کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ واقعہ دارالحکومت ہرارے سے ساٹھ کلومیٹر دور شمال مغرب میں پیش آیا۔

جہاز کے سکریپ میں دھماکہ 22 ہلاک

بنگلہ دیش میں بحری جہاز کے سکریپ میں دھماکے کے نتیجے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 22 ہو گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ 8۔ افراد کی لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں۔

اسرائیل کو علاقے خالی کرنا ہونگے

اقوام متحدہ کے نمائندے نے شام کے وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل کو ہر حال میں تمام شامی علاقے خالی کرنا ہونگے انہوں نے کہا کہ اس بات پر اختلاف ہے کہ شیبا فارمز پر کس کا کنٹرول ہو۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ جنوبی لبنان سے انخلاء کا شیبا فارمز سے کوئی تعلق نہیں۔

امریکی دفاعی میزائل ٹیکنالوجی

امریکہ کے صدر کلنٹن نے اعلان کیا ہے کہ وہ دفاعی میزائل ٹیکنالوجی میں اتحادیوں کو شامل کریں گے۔ امریکی صدر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہمیں وقت کے تقاضوں کو سمجھنا چاہئے۔ جنوبی لبنان سے اسرائیلی دستوں کے انخلاء کے بعد مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی شدید ضرورت ہے۔ صدر کلنٹن جو یورپ کے دورے پر ہیں یورپ میں امریکی خوراک بیف' کیلے وغیرہ پر ایکسپورٹ ٹیکس میں کمی کے تنازعے کو حل کرانے میں ناکام ہو گئے۔

بیس وہیل مچھلیاں

میکسیکو کے ایک دریا میں سمندر سے آجانے والی 20 وہیل مچھلیوں کو محفوظ جگہ پر پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے 60 وہیل مچھلیاں ہلاک ہو چکی ہیں۔

ایتھوپیا نے جنگ ختم کر دی

ایتھوپیا نے ہمسایہ ملک اریڑیا سے دو سالہ جنگ ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ایتھوپیا کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ ہماری فوجوں نے وہ علاقے واپس لے لئے ہیں جو اریڑیا کے قبضے میں چلے گئے تھے۔ تاہم اریڑیا نے ایتھوپیا کے اس بیان سے اتفاق نہیں کیا۔

ہندو انتہا پسندوں کی دھمکیاں

ہندو انتہا پسند جماعت آر ایس ایس' بجرنگ دل' اور شیو سینا کے جلسہ میں مسلمانوں اور سکھوں اور دیگر اقلیتوں کو انتباہ کیا گیا ہے کہ اگر انتشار پھیلایا تو بھارت میں رہنا مشکل کر دیں گے۔ بھارت میں ہندو دھرم ہی چلے گا۔ مندروں کی بے حرمتی نہیں ہونے دیں گے۔ انتہا پسندوں نے کہا کہ جن مقامات پر مندر گرا کر دوسری عبادت گاہیں بنائی گئی ہیں ان کا صفایا کر دیا جائے گا۔ ہندوؤں نے یہ بیانات مسلمانوں اور سکھوں کی طرف سے تحریک چلانے کے جواب میں دیئے ہیں۔

☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم وسیم احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی نانی جان زینب بی بی صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 2 جون۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 3۔جون۔ غروب آفتاب 7-12
اتوار 4۔جون۔ طلوع فجر 3-22
اتوار 4۔جون۔ طلوع آفتاب 5-01

ہڑتال میں تین روز کی توسیع
سال ٹریڈرز آرگنائزیشن اور تاجر ایکشن کمیٹی نے ٹیکس سروے مہم کے جاری رہنے اور مطالبات منظور نہ ہونے پر 2 سے 4 جون تک مزید تین دن ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ہڑتال میں کمی ہوگئی
تاجر تنظیموں کے اعلانات کے باوجود لاہور کراچی اسلام آباد پشاور میں 60 فیصد ہڑتال ہوئی جبکہ گوجرانوالہ اور فیصل آباد میں بیشتر دکانیں کھلی رہیں۔ سرگودھا میں کاروبار بند رہا۔ لاہور میں لبرٹی مارکیٹ، منی مارکیٹ، گلبرگ، جی ٹی روڈ، ملتان روڈ اور چھوٹی مارکیٹیں کھلی رہیں۔ کراچی کے تاجر بھی تقسیم ہو گئے۔ عمومی طور پر ملک بھر میں بڑی مارکیٹوں میں 60 فیصد ہڑتال رہی۔

متضاد خبریں
اخبارات میں ہڑتال کے بارے میں متضاد خبریں آ رہی ہیں۔ بعض اخبارات کے نزدیک ملک بھر میں بھرپور ہڑتال ہے بعض کے نزدیک صرف بڑی مارکیٹوں میں ہڑتال ہے۔ چھوٹے تاجروں کے بارے میں ذکر ہے کہ انہوں نے ہڑتال ختم کردی ہے۔

تاجروں کی مہم میں بیرونی ہاتھ ہے
وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے تاجروں کی سروے کے خلاف مہم میں بیرونی ہاتھ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ٹیکس وصول کرنے والی مشینری کے صوابدیدی اختیارات کو کم کیا جارہا ہے۔

بہت بڑا مالیاتی سکینڈل
بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ ایک بہت بڑا مالیاتی سکینڈل عنقریب سامنے آنے والا ہے۔ حکومتی پالیسیوں نے عوام کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ اقتصادی حالت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے۔

تاجر ڈٹ جائیں قوم ان کے ساتھ ہے
سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ تاجر حکومتی اقدامات کے خلاف ڈٹ جائیں قوم ان کے ساتھ ہے۔ سفاکانہ پالیسیوں کے باعث حکومت تاجروں پر اعتماد کھو چکی ہے۔ سٹاک مارکیٹ کی تباہی اس کی مثال ہے۔ پاکستان صرف نواز شریف کا نہیں کہ اسے اتفاق فونڈری کی طرح تباہ کردیا جائے۔

بلوچستان کے وزیر صحت مستعفی
بلوچستان کے وزیر صحت بریگیڈیئر ریٹائرڈ خادم حسین چنگیزی نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے تو انہوں نے استعفیٰ دے دیا جو گورنر نے منظور کرلیا۔

سٹاک مارکیٹ کے بارے میں متضاد خبریں
لاہور میں سٹاک مارکیٹ پھر بند ہوگئی۔ کراچی میں 20۔ارب روپے ڈوب گئے۔ دوسری طرف بتایا گیا ہے کہ سٹاک مارکیٹوں میں ٹریڈنگ معمول پر آگئی۔ 25۔ارب روپے کی نئی سرمایہ کاری ہوئی۔ بعض بروکروں کے ڈیفالٹ ہونے کا خطرہ ٹل گیا۔

بھارت کارگل بھول کر مذاکرات کرے
چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم خطے میں امن چاہتے ہیں۔ بھارت کارگل کا واقعہ بھول کر مذاکرات کرے۔ ماضی کی طرف دیکھنے سے مسائل بڑھیں گے۔ سی این این پر بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ امن کیلئے اپنی خودمختاری اور آزادی داؤ پر نہیں لگا سکتے۔ سلامتی کیلئے کم سے کم عسکری طاقت برقرار رکھیں گے۔

ناظرین کا فیصلہ
سی این این پر جنرل مشرف اور بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ کے انٹرویو نشر کئے گئے۔ ناظرین کا کہنا ہے کہ جنرل مشرف نے جسونت سنگھ کو مات دے دی۔ وہ ناظرین کو اپنا موقف سمجھانے میں کامیاب رہے۔ جبکہ جسونت سنگھ جھنجلائے ہوئے لگ رہے تھے۔

حکومت گھومتی توپ ہے
اٹک جیل میں اسیر سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت ایک ایسی گھومتی توپ ہے جو کسی بھی جانب رخ بدل لیتی ہے۔ سرکاری افسروں کے خلاف کارروائی کیلئے لایا جانے والا آرڈیننس کالے قوانین میں ایک اور اضافہ ہے۔ اس سے خوف وہراس بڑھا ہے۔ یہ آرڈیننس سراسر انتقامی کارروائی ہے اور اپنے گرتے ہوئے امیج کو سنبھالا دینے کی کوشش ہے۔

جنرل مشرف سعودی عرب جائیں گے
چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف ہفتہ کے روز سعودی عرب روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کو دورے کی دعوت سعودی حکومت نے دی ہے۔ ان کے ہمراہ مختصر وفد ہوگا۔

لاکھانی برادران کے ریمانڈ میں توسیع
نیب کے زیرحراست معروف صنعتکار لاکھانی برادران اور دو سابق ایم پی اے صاحبان کو 19 روز کے جسمانی ریمانڈ پر نیب کے تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ نواب آف کالاباغ کے بیٹے ملک اسد کے خلاف اس کے ساتھی ملزم ملک اللہ یار کی بیماری کی وجہ سے فرد جرم نہ لگ سکی نواز کھوکھر کے خلاف ریفرنس کی سماعت ملتوی کردی گئی۔

صدیق الفاروق حبس بے جا کیس
سپریم کورٹ نے سابق وزیراعظم کے قریبی ساتھی صدیق الفاروق حبس بے جا کیس میں ہدایت کی ہے کہ سات دن میں چالان پیش کیا جائے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے کہا کہ ابھی انکوائری مکمل نہیں ہوئی۔ فاضل جج نے کہا کہ کیا ابھی آپ کی انکوائری مکمل نہیں ہوئی؟ پچھلے 8 ماہ کی حراست کا جواز تو پیش کریں۔ صدیق الفاروق نے چیف جسٹس کے نام خط میں لکھا کہ مجھے چوپایہ بننے پر مجبور کیا گیا ہاتھ باندھے رکھے۔

گورنر میں اور احکامات کور کمانڈر کے
سندھ کے حال ہی میں مستعفی ہونے والے گورنر ائرمارشل (ر) عظیم داؤد پوتہ نے ایک ہفت روزہ کو انٹرویو میں کہا کہ گورنر میں تھا احکامات کور کمانڈر جاری کرتے تھے۔ نواز شریف کی تصاویر فوٹوگرافر نے قریب سے جا کر بنالیں تو جنرل مشرف ناراض ہو گئے۔ ایک رینجرز والا نواز شریف کو سمجھانے لگا تو اسکی فلم بن گئی جو بی بی سی پر ہر گھنٹے بعد چلتی تھی اس کا چیف ایگزیکٹو نے سخت نوٹس لیا۔

بیویوں کی شکایت پر فوری مقدمہ درج ہوگا
محکمہ داخلہ نے تمام ڈپٹی کمشنروں اور پولیس حکام کو ہدایات جاری کردی ہیں کہ خواتین کو ہراساں کرنے والے شوہروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ بیویوں کی شکایت پر فوری مقدمہ درج کیا جائے۔

چار دن میں 31 ہزار فارم تقسیم
سی بی آر کے نمائندے نے کہا ہے کہ چار روز میں 31 ہزار فارم تقسیم ہوئے سروے ٹیموں کی کارکردگی توقع سے زیادہ اچھی رہی۔ فارم تقسیم ہونے کے بعد معلومات کو چیک کرنے کیلئے فوج چھاپے مارے گی اور ٹیکسوں کی ادائیگی کی تحقیقات کی جائیں گی۔

سرکاری ملازمین کو ریٹائر کرنے کا آرڈیننس
حکومت نے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے تحت سرکاری ملازموں کو 25 سال کی سروس کے بعد ریٹائر کیا جا سکے گا۔ ریٹائر ہونے والوں کو حکام کی ہدایات پر پنشن اور مراعات ملیں گی۔ تقرری کا اختیار رکھنے والے حکام اہلکاروں کو ریٹائر کرسکیں گے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون-647434

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
*ہر ماہ 5-6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755
*ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی ایسوسی ایٹڈ سیدپور روڈ راولپنڈی ☎ 415845
*ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل بدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
*ہر ماہ 21-22-23 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
*ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ 291024

CPL 61